مولانا محمد ابراہیم فانی

# تعارف و تبصرہ کتب

کتاب : اشرف التفاسیر (چار جلدیں) حکیم الامۃ حضرت تھانویؒ کی تصنیفات و مواعظ سے منتخب تفسیر الکات
مرتبین : صوفی محمد اقبال قریشی و مولانا محمد اسحاق صاحب ملتانی۔
تقدیم و کاوش : مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی صاحب۔ ناشر : ادارہ تالیفات اشرفیہ' بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو اللہ نے علوم و فنون میں جو جامعیت و دیعت موھبۃ کی ہے اس کے لئے کسی دلیل و حجۃ قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ مختلف علوم میں آپ کی تصانیف و تالیفات اور جمع کردہ مواعظ وارشادات جن کی تعداد دوہزار کے لگ بھگ ہے شاہد عدل ہیں۔ اساسی علوم تفسیر و حدیث اور فقہ و کلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ جو ید طولیٰ اور مہارت آپ کو دیگر علوم و فنون میں عطا فرمائی ہے۔ آج اس کے فیض سے ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ لیکن ان تمام علوم سے صرف نظر کرتے ہوئے جب آپ کی تفسیری خدمات پر توجہ دی جائے تو عقل و دانش اور فکر و تدبر ورطہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں اور اللہ کی اس آخری کتاب کے بارے میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ لا تنقضی عجائبہ اور بحر لاساحل لہ ' آپ کے تفسیری نکات پڑھ کر ان امثال و اقوال پر یقین پختہ تر ہو جاتا ہے اہل ذوق حضرات کے لئے آپ کی تفسیر بیان القرآن ایک عطیہ قدرت تو ہے ہی۔ لیکن زیر تبصرہ کتاب اشرف التفاسیر کے نکات و حقائق اور معارف و دقائق دیکھ کر بے اختیار زبان پر یہ مصرعہ آجاتا ہے کہ

ع وہ دریا کیسا ہوگا جس کے قطرے یہ سمندر ہیں۔

یہ تفسیری نکات درحقیقت ہزارہا صفحات پر مشتمل کتابوں اور مواعظ کی ورق گردانی کے بعد گویا سمندروں کی پہنائیوں سے لعل و گوہر چن چن کر ان سے ایک بیش قیمت و بے بہا مالا بنایا گیا ہے۔ جس میں حضرت مولانا جسٹس محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ کا خونِ جگر شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اجر جزیل سے نوازیں۔ جنہوں نے اپنی جگر کاوی سے ایک ایسا مرقع تیار کیا جس کی افادیت ہر دور میں مسلّم رہے گی۔

چنانچہ علامہ محمد تقی صاحب عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں :

”عرصہ دراز سے احقر کی یہ خواہش تھی کہ مواعظ و ملفوظات میں منتشر ان تفسیری نکات کو یکجا مرتب

کر کے سورتوں کی ترتیب سے ان کا مجموعہ شائع کیا جائے لیکن مواعظ و ملفوظات کے سمندر سے (جو تقریباً ۳۵ / ۴۰ ضخیم جلدوں پر محیط ہیں) ان جواہر کی تلاش وانتخاب اور ان کی ترتیب و تدوین بڑا محنت طلب کام تھا جس کے لئے مدت درکار تھی۔ اپنی شدید مصروفیات کی وجہ سے احقر کو براہ راست یہ کام شروع کرنے کی تو ہمت نہ ہوتی لیکن احقر نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ احقر روزانہ حضرت کے مواعظ میں سے جس تھوڑے سے حصے کا معمولاً روزانہ مطالعہ کیا کرتا تھا۔ اس میں ایسے تفسیری نکات پر نشان لگالیتا تھا خیال یہ تھا کہ اس طرح آہستہ آہستہ تمام مواعظ میں سے ایسے مقامات منتخب ہو جائیں گے پھر انہیں نقل کرا کر سورتوں کی ترتیب سے مرتب کر لیا جائیگا۔ اور پھر یہ مجموعہ شائع کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ ذہن میں یہ تجویز بھی تھی کہ بعد میں اس مجموعہ کا عربی میں بھی ترجمہ کیا جائے۔ اسی طرح بڑی سست رفتاری سے سہی لیکن بفضلِ تعالیٰ احقر کے پاس حضرت کے تقریباً ایک سو تیس مواعظ تیرہ جلدوں میں تفسیری نکات پر نشانات لگ گئے اور اپنے بعض رفقاء کی مدد سے احقر نے انہیں نقل کرانا بھی شروع کر دیا۔ اس دوران برادر محترم جناب مولانا محمد اسحاق صاحب مدظلہ نے احقر کو بتایا کہ انہوں نے بھی اس قسم کا کام شروع کیا ہے۔ احقر کو اس بات سے خوشی ہوئی اور احقر نے اپنا کیا ہوا کام ان کے حوالے کر دیا۔ اس طرح الحمدللہ تقریباً ساڑھے تین سو مواعظ سے ان تفسیری نکات کا انتخاب تیار ہو گیا۔"

مولانا موصوف نے بڑی عرق ریزی سے ان تمام نکات کو قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب پر مرتب فرمایا۔ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ احقر کا کام صرف مواعظ کی حد تک محدود تھا مولانا نے ملفوظات سے بھی اس کا انتخاب کیا ہے۔

اسی طرح مولانا محمد اقبال قریشی صاحب نے بھی آپ کے مواعظ سے تفسیری نکات یکجا کئے تھے۔ اور اس کا معتد حصہ ماہنامہ صدائے اسلام پشاور میں بالاقساط شائع کرلیا تھا۔ چنانچہ مولانا محمد اسحاق صاحب نے اپنا تیار کردہ مسودہ ان کو حوالے کر دیا۔ اور انہوں نے قرآنی سورتوں کے مطابق آیت نمبر بھی درج کر دیئے۔ اور تفسیری نکات کے مطابق ذیلی عنوانات بھی قائم کر دیئے۔ اب یہ بیش قیمت سوغات اہل علم حضرت کے لئے چار جلدوں میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہے۔ ابتداء میں مورخ اسلام مولانا سید سلیمان ندویؒ کا حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب قدس سرہ کی خدمات قرآنی کا اجمالی تعارف کے عنوان سے ایک فاضلانہ اور محققانہ مقدمہ ہے جو کہ بذات خود ایک بہت ہی معلومات افزاء اور حرز جاں رکھنے کے قابل ہے۔

اس طویل پس منظر کے حوالے سے ہمیں امید ہے کہ اس سے بھرپور استفادہ کیا جائے گا اور علوم القرآن میں یہ ایک انتہائی عمیق و لطیف اور دقیق پر از لطائف و حقائق اضافہ ہے اللہ اس کے جامعین و مرتبین اور ناشرین کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔